السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ہذا میں کہ کیا نفاس والی یا حائضہ عورت قرآن پاک کو ہاتھ لگائے بغیر تلاوت کر سکتی ہے یا نہیں یا زبانی تلاوت کر سکتی ہے اور اگر تلاوت کے دوران سجدہ آجائے تو کیا سجدہ کر سکتی ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حالت حیض یا نفاس میں عورت زبانی قرآن پڑھ سکتی ہے۔ حدیث میں ہے:

'كَانَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلٰى كُلِّ اَحيَانِهِ۔' صحیح مسلم، بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا، رقم: ۳۷۳، بحوالہ فتح الباری: ۴۰۸/۱، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۰۲'

نبی ﷺ ہر حالت میں ا کی یاد میں مصروف رہتے۔ لفظ ''ذکر'' عام ہے جو قرآن اور غیرِ قرآن سب کو شامل ہے۔ اس سلسلہ میں امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' کے باب 'تَقضِي الحَائِضُ المَنَاسِکَ کُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالبَيتِ۔' کے تحت کئی ایک دلائل جمع کیے ہیں، جو ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں، اور عدمِ جواز کی روایات متکلم فیہا (ان میں کلام کیا گیا ہے) ہیں۔ اس کے باوجود اس حالت میں قرآن پڑھنا کراہت سے خالی نہیں۔ اس لیے کہ حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ بحالت پیشاب کسی نے آپ ﷺ کو سلام کہا، تو آپ ﷺ نے فراغت کے بعد وضو کرکے جواب دیا اور ساتھ فرمایا: میں نے درست نہ سمجھا کہ بلا طہارت جواب دوں۔ 2جب حدثِ اصغر کی حالت میں جواب دینا مکروہ ہے تو پھر بحالتِ حیض یا جنابت قرآن پڑھنا بطریقِ اُولیٰ مکروہ ہوگا۔ تلاوت کی صورت میں سجدۂ تلاوت بھی ہو سکتا ہے۔ ممانعت صرف نماز پڑھنے کی ہے نہ کہ سجدہ کرنے کی، یہ ایک جزوی حالت ہے، اس پر نماز کا اطلاق نہیں ہوتا، ویسے بھی سجدۂ تلاوت کے لیے طہارت شرط نہیں۔ بلکہ امام ابن حزم تو قبلہ رُخ ہونا بھی ضروری نہیں سمجھتے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 103

محدث فتویٰ